گجرات فسادات کا آنکھوں دیکھا حال

سلمیٰ کے رضوی (بھاؤنگر، گجرات)

27رفروری2002 یہ تاریخ اہل گجرات بالخصوص اقلیتوں کے لئے مصیبت کا پہاڑ بن کر آئے گی یہ کسی نے خواب میں بھی نہ سوچا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا گھر کے تمام افراد اپنے معمول کے کام سے فارغ ہوکر ڈائننگ ہال میں کھانے کا انتظار کررہے تھے، موسم خوشگوار تھا، اچانک باہر سے شوروغل کی آواز آنے لگی باہر افراتفری مچی ہوئی تھی۔کوئی کھڑکی،کوئی دروازہ کی جانب بڑھا تاکہ معلوم ہوسکے کہ ماجرا کیا ہے۔خبر سنتے ہی پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔خبر ہوش باختہ کردینے والی یہ تھی کہ گودھرا ریلوے اسٹیشن پر مشتعل ہجوم نے ٹرین کو آگ کے حوالے کردیا، اس سے بھی زیادہ خوفناک خبر یہ پھیل رہی تھی کہ یہ کام ایک مخصوص فرقہ کا ہے جس کے بعد غصہ میں آگ بگولہ ہوکر اور اسی کو جواز بنا کر ایک دیگر فرقہ کے لوگوں نے انتقامی جذبہ کے پیش نظر گجرات کے مسلم علاقوں کا رخ کرلیا۔اس ہوش ربا خبر نے نہ صرف گجرات کے مسلمانوں کی حسب معمول زندگی کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور مسلم فرقہ آنے والی قیامت صغریٰ کے خوف سے لرزہ لرزہ ہونے لگا۔ان کے دل ودماغ میں فرقہ وارانہ فسادات کے مناظر، تباہ کاری، آگ کا امنڈتا دریا، آہ وبکا، خون کے آنسو اُمڈنے لگے۔

یوں تو فرقہ وارانہ فسادات کے واقعات کی داستان سرزمین گجرات سے برسوں سے آشنا رہی ہے مگر اس پیمانے کا کوئی فساد نہیں ہوا تھا جو گودھرا واقعہ کے بعد رونما ہوا۔ 27رفروری2002 کے بعد کے اس فرقہ واریت کے کھیل میں اقتدار کے نشہ میں چور افراد نے دل کھول کر حیوانیت کے مظاہرہ میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی تھی، جو جہاں تھا وہیں بیٹھ گیا۔حالات کا رخ لمحوں میں یوں تبدیل ہوا کہ چاروں طرف خاموشی اور موت کا سناٹا چھا گیا، زندگی تھم گئی تھی، لوگ گھروں میں مقفل ہوکر رہ گئے تھے، گھروں میں دعا ومناجات کا دور جاری ہوگیا، پالنے والے جو مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں انہیں اپنے حفظ وامان میں رکھنا، گھر کے دروازوں کو بند رکھنے کی خاص ہدایت تھی۔ساتھ ہی self defence کے لیے جس سے جو بن پڑا اس نے اسی تدبیر کو اپنایا۔گھروں کی اگاسی (Terrace) پر خالی سوڈے کی باٹلی، پتھر، لال مرچ پاؤڈر جیسی اشیا کو جمع کرلیا گیا۔ ذرا سی آہٹ پر بھی ایسا لگتا تھا کہ ملک الموت نے دستک دے دی ہے۔اسی غیر یقینی کے عالم میں ہفتے اور ماہ گزرنے لگے۔ٹی وی کا کیبل کنکشن کاٹ دیا گیا تھا۔اپنے ہی صوبہ کے حالات سے باخبر ہونے کے لیے ٹیلی فون اور سب سے زیادہ آل انڈیا ریڈیو کی خبروں پر انحصار تھا۔آج اتنے مکانوں کو پہلے باقاعدہ بلوائیوں نے منتخب کیا اس کے بعد اگلے مرحلہ میں آگ کے حوالے کیا۔آج فلاں سوسائٹی میں اتنے لوگوں کو زندہ جلا دیا گیا۔

ہاتھ میں ڈنڈے و دھار دار اسلحے اور بھیانک چہروں کے ساتھ بلوائیوں نے جو آبادی کا رخ کیا تو گھروں میں گھس کر ایسے توڑ پھوڑ کرنی شروع کردی جیسے کسی مخصوص حکم کی تعمیل کے تحت ایسا کررہے ہوں۔اہل خانہ کے منع کرنے یا مزاحمت کرنے پر چلا کر ڈرانے دھمکانے والے انداز میں کہتے کہ جان پیاری ہے یا مال۔ایسی صورت میں ناچار جان بچا کر گھر سے بھاگنے میں ہی عافیت تھی کیونکہ جیسا ان کا طریقہ کار اور برتاؤ تھا ایسا لگتا تھا کہ اپنے ہی شہر کی گلیاں اور سڑکیں حتی کہ اپنا گھر بھی انجان ہوگیا ہو۔ جانے پہچانے انداز میں مسلم سوسائٹیز ان کے نشانہ پر تھی اور جن غیر مسلم علاقوں میں مسلمانوں کے مکانات تھے ان پر باقاعدہ نشان لگا کر پوری طرح پوچھ گچھ کر کے توڑ پھوڑ کی اور ڈرا دھما کہ کر آنکھوں کے سامنے املاک تباہ کی۔افسوس! گھر کے لوگ دیکھتے ہی رہ گئے۔مکانوں میں موجود املاک کو تباہ کرنے کے علاوہ راجکوٹ، جام نگر میں موجود مسلمانوں کی بڑی بڑی مل، فیکٹری اور انڈسٹریز کو نگاہوں کے سامنے تباہ وبرباد کیا، جو اس فساد سے متاثر ہوئے ان میں متعدد افراد تو ایسے سہمے کہ اپنے ہوش وحواس تک کھو دیے۔

رفتہ رفتہ سمجھ میں آنے لگا تھا کہ یہ کوئی اچانک رونما ہونے والا حادثہ نہ تھا بلکہ منظم سازش تھی جس میں اقتدار اور طاقت کی یکطرفہ کارروائی تھی۔ایسی صورتحال میں حالات کے حوالے خود کو سپرد کردینے کے سوا کوئی چارہ بھی تو نہ تھا۔کیونکہ بلوا اور آگ زنی کرنے میں ملوث جو چہرے تھے ان میں انجان زیادہ بھلے ہی تھے مگر کچھ چہرے ایسے بھی تھے جو جانے پہچانے سے لگتے تھے، جن سڑکوں پر تاجروں، عوام، سیاحوں، طالب علموں کے دم سے رونق ہوا کرتی تھی اس حادثہ کے ذیل میں اس کی جگہ رونے کی آواز، کمک کی صدائیں، دھوئیں کے بادل، شعلوں میں تبدیل اربوں کی املاک تھی اور گروپوں کی شکل میں بلوائی گھوم رہے تھے جن کے ہاتھ میں ڈنڈے اور خطرناک دھار دار اسلحے تھے جو بے خوف و بے پرواہ سڑکوں پر 'جے جے' کے نعروں کے ساتھ فاتحانہ انداز میں دوڑتے، قلابازیاں کھاتے گھوم رہے تھے جیسے کوئی شکاری اپنے شکار کے لیے نکلا تو ہے لیکن اسے کوئی ڈر اور خطرہ نہیں ہے بلکہ شکار تو اس کی جھولی میں ہے جو منظر ان آنکھوں نے دیکھے دعا ہے وہ کسی کو نہ دیکھنا پڑے۔فساد کے سانحے کے گزرے ہوئے 10 سال کا عرصہ گزر گیا ہے لیکن اس کے تاثرات حواسوں پر ایسے چھائے ہوئے ہیں جیسے کہ کل ہی کی بات ہو۔خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہے اس مفروضہ کو گجرات کے مسلمانوں نے جیا ہے اور دوبارہ کھڑے ہوکر باور کرایا کہ طاقت خواہ کتنی بڑی ہی کیوں نہ ہو اسے وقت کے سامنے جھکنا پڑتا ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ ہم ہندوستانی ہیں۔ہندوستان کی عدلیہ دنیا میں اپنی نوعیت کے لحاظ سے باوقار مانی جاتی ہے۔ہمیں بھی اس پر پورا اعتماد ہے۔ گجرات کے مسلمانوں پر ڈھائے گئے مظالم اور ملے زخموں پر آخرکار عدلیہ کے حالیہ فیصلہ نے جو مرہم رکھا ہے وہ ہندوستان کی تاریخ میں سنہرے الفاظ میں لکھے جانے کے مترادف ہے۔

نرودا پاٹیہ سانحہ : اہم واقعات پر سرسری نظر

- ❖ گودھرا ریلوے اسٹیشن پر سابرمتی ایکسپریس کے کوچ 6-5 میں اجودھیا سے لوٹ رہے 59 ہندو تیرتھ یاتریوں کے مارے جانے کے ایک روز بعد 28 فروری 2002 کو یہ قتل عام ہوا۔
- ❖ ٹرین پر ہوئے حملہ کا مسلمانوں پر شبہ ہونے پر بی جے پی کی ایم ایل اے مایا کوڈنانی اور دیگر نے 28 فروری 2006 کو احمد آباد کے باہری حصہ میں بسے نرودا پاٹیہ پر حملہ کرنے کے لئے لوگوں کے ہجوم کو لے کر گئے۔
- ❖ 97 مسلمانوں کو قتل کردیا گیا جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل تھے۔متعدد خواتین کے ساتھ زنا بالجبر کو انجام دیا گیا۔
- ❖ پولیس سب انسپکٹر وی کے شاہ نے ہجوم کے خلاف قتل، قتل کی کوشش، حملہ، لوٹ مار، فساد برپا کرنے اور زنا بالجبر کے معاملے درج کئے۔
- ❖ چوطرفہ آواز اٹھنے کے بعد تفتیش کرائم برانچ کو سونپ دی گئی۔آئی پی ایس افسر راہل شرما نے تفتیش میں مدد کی۔
- ❖ تفتیش کے دوران مایا کوڈنانی، بی جے پی اور وی ایچ پی لیڈروں کے نام سامنے آئے۔
- ❖ پہلا فرد جرم 6 جون 2002 کو داخل کیا گیا۔اس کے بعد 2 مزید فرد جرم 23 اگست 2002 اور 10 نومبر 2004 کو داخل کئے گئے۔
- ❖ راہل شرما کے ذریعہ تیار کی گئی سی ڈی جس میں سیاستدانوں، پولیس افسران اور ملزمین کے کال ریکارڈس تھے، روشنی میں آئی۔
- ❖ فساد کی جگہ پر کوڈنانی کی موجودگی ثابت کرنے کے لئے ایس آئی ٹی کو سی ڈی سونپی گئی۔سی ڈی کیمد دسے آئی پی ایس افسر ایم کے ٹنڈن، پی بی گونڈیا اور آر جے سوانی بھی تفتیش کے دائرے میں آگئے۔
- ❖ اس معاملے کی سماعت گجرات سے باہر کرانے کے لئے NHRC کے ذریعہ دائر کی گئی عرضی کے بعد سپریم کورٹ نے 2003 میں کیس کی سماعت پر روک لگادی۔
- ❖ ستمبر 2008 میں سپریم کورٹ نے ایس آئی ٹی تشکیل دی۔
- ❖ کوڈنانی نے ذیلی کورٹ سے پیشگی ضمانت حاصل کرلی لیکن گجرات ہائی کورٹ کے ذریعہ 2009 میں یہ فیصلہ رد کردیا۔کوڈنانی کو گرفتار کر کے ایک مہینے تک جیل میں رکھا گیا۔
- ❖ بعد میں کوڈنانی کو ضمانت پر رہا کردیا گیا۔2009 میں کوڈنانی نے وزیر کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔
- ❖ اس کیس کے لئے 2009 میں جیوتسنا یاگنک کو جج مقرر کیا گیا۔
- ❖ 29 اگست 2012 کو یاگنک نے اپنا فیصلہ سنایا۔
- ❖ 31 اگست 2012 کو قصورواروں کو یاگنک نے سزا سنائی۔

نرودا پاٹیہ کیس سے متعلق اہم جانکاریاں

- ❖ پہلے تفتیشی آفیسر: پولیس انسپکٹر کے کے میواوالا، نرودا پولیس اسٹیشن
- ❖ دوسرا تفتیشی آفیسر: پی این بروت، بی ڈویژن، اسسٹنٹ پولیس کمشنر
- ❖ تیسرا تفتیشی آفیسر: ایس ایس چداساما، پولیس کمشنر، کرائم برانچ احمد آباد کے لیے چارج شیٹ بنائی۔
- ❖ چوتھا تفتیشی آفیسر: جی ایل سنگھل، اسسٹنٹ پولیس کمشنر (سنگھل نے چارج شیٹ بنائی تھی) وہ کرائم برانچ احمد آباد سے منسلک تھے۔
- ❖ پانچواں تفتیشی آفیسر: وی وی چودھری، ڈائرکٹر آف پولیس (چودھری نے ایس آئی ٹی کے لیے چارج شیٹ تیار کی) وہ ایس آئی ٹی گاندھی نگر سے جڑے تھے۔
- ❖ مقدمہ کی سماعت کرنے والی جج: ایڈیشنل سیشن جج جیوتسنہ بین یاگنک
- ❖ مقرر کردہ پراز یکیوٹر: اکھل دیسائی اور گورنگ ویاس
- ❖ ملزمین کی کل تعداد:62
- ❖ ایس آئی ٹی کے ذریعہ جوڑے گئے ملزمین:25
- ❖ کل گواہوں کی تعداد:637
- ❖ جن گواہوں سے جرح ہوئی:327
- ❖ ایس آئی ٹی نے جن گواہوں کے بیانات ریکارڈ کیے:255
- ❖ ایس آئی ٹی نے جن کے بیانات ریکارڈ نہیں کیے:129
- ❖ مرچکے ملزمین کی تعداد:10
- ❖ فرار ملزمین کی تعداد:3
- ❖ بری کئے گئے ملزمین کی تعداد:29
- ❖ مایا کوڈنانی کے خلاف 11، بابو بجرنگ کے خلاف 15 گواہوں نے بیانات درج کرائے
- ❖ سریش لنگڈہ چارا کے خلاف گواہی دینے والوں کی تعداد:48